سُورَةُ النَّجْم کی آیات میں غور وفکر

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ، هُدًى لِلْمُتَدَبِّرِينَ الْمُتَأَمِّلِينَ، وَرِفْعَةً لِلْقَارِئِينَ الْعَامِلِينَ، فِيهِ عِبَرٌ وَعِظَاتٌ، وَآيَاتٌ بَيِّنَاتٌ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، جَاءَنَا بِالصِّدْقِ وَالْهُدَى، وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:(**فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا**)(١).

محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر! یوں تو پورا قران کریم سراپا خیر وبرکت باعثِ رشد وہدایت اور نور ایمانی کا ذریعہ ہے اور اس کی ہر ہر سورت عظیم معانی ومطالب اور وسیع اغراض ومقاصد پر مشتمل ہے مگر بعض سورتوں کو خصوصی اور امتیازی مُقام حاصل ہے انہیں میں سورۂ نجمؔ بھی ہے جو اپنے اندر بہت ہی عظیم الشان معانی کو سموئے ہوئے ہے اور انتہائی جلیل القدر واقعہ یعنی اِسراء اور معراج کے بیان پر مشتمل ہے بلا شبہ

---

(١) الطلاق : ١٠.

اس سورہ کا مضمون ہر مومن کو غور وفکر کی دعوت دے رہا ہے اس سورہ کو بہت سی خصوصیات حاصل ہیں نبیٔ کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے اسی سورہ کی مجمع عام میں جہراً تلاوت فرمائی[1] اس سورت کی فضیلت وعظمت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام نے اس کے آغاز میں نَجم کی قسم کھائی ہے اور قسم کھاکر لوگوں کے سامنے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے رب کریم جلّ جلالہٗ کی طرف سے حق اور سچ پر ہیں وہ لوگوں کو خیر ونیکی کی دعوت دیتے ہیں اور ان کو راہ راست کی ہدایت کرتے ہیں اس سورت کی ابتدائی آیات ملاحظہ فرمائیں :(وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى* مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى* وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى* إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى)[2]. قسم ہے ستارے کی جب وہ ڈوبنے لگے کہ یہ تمھارے ساتھی نہ بھٹکے اور نہ غلط راستہ پر ہوئے اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ تو خالص وَحُی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ یعنی جس طرح دنیا کے انسان رات کی تاریکی میں ستاروں سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور راستے کا پتہ لگاتے ہیں اسی طرح سرور کونین ﷺ کی ذات بابرکات ایمان وہدایت کا ذریعہ ہے اللہ کے بندے آپ سے ہدایت کی راہ اور حق کی

---

(١) تفسير القرطبي : ١٧/٧٢.
(٢) النجم : ١ – ٤ .

روشنی حاصل کرتے ہیں آپ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں اور آپ کے فرمان پر عمل کرتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی کسی بات میں خواہشِ نفس کا اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی آپ کوئی بات اپنی جانب سے اللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہی[1] بلکہ آپ ﷺ کے کلام کی شان یہ ہے کہ وہ خالص وَحُی ہے جو اللہ کی طرف سے آپ کے پاس بھیجی گئی ہے پس آپ کی ہر بات بالکل برحق اور آپ کی ہر خبر بالکل سچی اور یقینی ہے[2]

قرآن کریم کی عظمت واہمیت کا شعور رکھنے والو! آیئے ذرا سورۂ نجم میں تفصیل سے غور وفکر کریں: تو جاننا چاہیے کہ اس سورہ میں توحید ورسالت کی دعوت ہے اور حضرت موسی اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے صحیفوں کے مضامین وغیرہ کا بیان ہے نیز اس میں اِسراء اور معراج کا ذکر ہے جس کے ضمن میں رحمت عالم ﷺ کے آسمانی سفر اور وہاں کے مُشاہَدات کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے وہاں اللہ تعالی کی عظمت وکبریائی کا بخوبی مُشاہَدہ کیا اس کی قدرت کے بہت سے عجائب دیکھے اور حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی ہیئت اور کیفیت پر دیکھا[3] باری تعالی جلّ جلالہ کا ارشاد ہے: (وَلَقَدْ رَآهُ

---

(١) تفسير ابن عطية : (١٩٦/٥) .

(٢) تفسير ابن كثير : (١١٩/٦) .

(٣) متفق عليه .

نَزْلَةً أُخْرَى * عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى * عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى)[١]. اور انہوں نے اس (فرشتے) کو ایک بار اور بھی دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب اسی کے قریب جنت الماویٰ ہے، سِدرۃ المنتہیٰ ایک جنتی درخت ہے رسول اکرم ﷺ نے جس کی اس طرح منظرکشی فرمائی ہے: « وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ- أَيْ إِنَّ الثَّمَرَةَ الْوَاحِدَةَ مِثْلُ الْجَرَّةِ الْكَبِيرَةِ- فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَهَا تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَصِفَهَا مِنْ حُسْنِهَا»[٢]. اس کے پتے ہاتھی کے کان جیسے ہیں اور اس کے پھل بڑے بڑے مٹکوں کی طرح ہیں یعنی ہر پھل بڑے مٹکے کے برابر ہے،. پھر جب اللہ کے حکم سے اس کو اس چیز نے چھپالیا جس نے بھی چھپالیا تو اس کی کیفیت تبدیل ہوگئی پس اللہ کی مخلوق میں کوئی بھی اس کے حسن اور اس کی خوبصورتی کو کماحقہ نہیں بیان کرسکتا سِدرۃ المنتہیٰ کی کیفیت کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: (إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى)[٣]. جب کہ سدرہ کو لپیٹ رہی تھی جو چیز کہ لپیٹ رہی تھی، اس مبارک سفر میں خاتم النبیین ﷺ نے بعض انبیاء ورُسل علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات فرمائی جنھوں نے آپ کا

---

(١) النجم : ١٣ - ١٥ .

(٢) متفق عليه ، وأحمد : ١٢٨٤١، واللفظ له .

(٣) النجم : ١٦ .

استقبال فرمایا اورآپ کو خوش آمدید کہا ان میں حضرت آدم حضرت یحیی ابن زکریَّا حضرت عیسی ابن مریم حضرت یوسف حضرت ادریس حضرت ہارون اور حضرت موسی علیہم الصلوٰۃ والسلام شامل ہیں اسی طرح نبئ رحمت ﷺ کو ابو الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا جو شکل وصورت میں ہمارے آقا محمد مصطفی ﷺ سے بہت زیادہ مشابہ تھے [1] آپ ﷺ نے بیتِ معمور کا بھی مُشاہدہ فرمایا پس آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب دیا :« هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ» [2]. یہ بیتِ معمور ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور جو فرشتے ایک بار نماز ادا کرکے وہاں سے نکل جاتے ہیں وہ پھر دوبارہ واپس نہیں آتے، اس سے فرشتوں کی کثرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اِسراء اور معراج کی روداد بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ہماری عبرت کے لئے جہنم کے ہولناک احوال بیان کئے ہیں تاکہ ہمارے اندر جہنم کا خوف پیدا ہو اور ہم اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کریں اسی طرح جنت کی حسین منظرکشی فرمائی ہے اور اس کی عظیم الشان نعمتوں کو بیان فرمایا

---

(١) متفق عليه .

(٢) متفق عليه .

ہے تاکہ ہمارے اندر اس کا شوق پیدا ہو اور ایمان اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اس کو حاصل کرنے کا جذبہ بیدار ہو چنانچہ ارشاد ہے: « أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ – أَيْ عُقُودٌ وَقَلَائِدُ مِنَ اللُّؤْلُؤِ – وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ»[1]. مجھے جنت میں داخلے کی سعادت ملی – اس میں موتیوں کی لڑیاں اور موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی سراپا مشک ہے الحاصل سرور کونین ﷺ نے معراج کے سفر میں بڑے عظیم الشان مناظر دیکھے اور اللہ کی قدرت کی بڑی بڑی نشانیوں کا مُشاہَدہ فرمایا جیساکہ باری تعالی کا ارشاد ہے: (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى)[2]. انہوں نے اپنے پروردگار کی (کی قدرت) کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں بہر حال جب نبیٔ کریم ﷺ اس سفر سے واپس تشریف لائے اور صبح میں آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو اس کی اطلاع دی تو تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے آپ ﷺ کے اس سفر کی اور آپ کے بیان مکمل تصدیق کی البتہ یارِ غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے سب سے پہلے اس واقعے کی تصدیق فرمائی

برادرانِ اسلام و معزز خواتین ! سورۂ نجم میں باری تعالی نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ شاملہ کو بیان فرمایا ہے بندوں کے دلوں میں اپنی عظمت و کبریائی کو راسخ

(١) متفق عليه .

(٢) النجم : ١٨ .

فرمایاہے اور اس حقیقت پر ایمان ویقین کا حکم دیا ہے کہ جلالت شان اور کبریائی اللہ ہی کیلئے مخصوص ہے آسمان اور زمین کی ملکیت اور حکومت اسی کیلئے ثابت ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی مالک الملک ہے وہی اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے تمام مخلوقات میں تصرف فرماتا ہے وہ اپنی حکمت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اپنی عزت وجلال کے مطابق جو فیصلہ چاہتا ہے نافذ فرماتا ہے وہ نیکی کرنے والوں کو بہت عمدہ بدلہ عطا فرماتا ہے اور برائی کرنے والوں کو اپنے عدل کے مطابق سزا دیتا ہے یا پھر اپنے فضل وکرم سے ان کو مُعاف فرمادیتا ہے چنانچہ اس کا ارشاد ہے:(وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى)(۱) . اور آسمانوں میں جو کچھ ہے وہ بھی اور زمین میں جو کچھ ہے وہ بھی اللہ ہی کا ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کی جزا دے گا اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا معاوضہ عطا کرے گا اسی طرح اللہ تعالی نے ان بندوں کو اپنی وسیع رحمت اور مغفرت کی بشارت دی ہے جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے امور سے بچتے ہیں باری تعالی ایسے بندوں کو عنایت وکرم سے نوازے گا ان کے صغیرہ گناہ معاف

---

(۱) النجم : ۳۱

فرمادے گا اور ان کی پردہ پوشی فرمائے گا [1]: (الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ)[2]. وہ لوگ ایسے ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر یہ کہ ان سے معمولی گناہ سرزد ہو جائیں بے شک آپ کا رب بڑی وسیع مغفرت والا ہے سورۂ نجم میں آگے حکمت ونصیحت اور اصول واحکام بیان کئے گئے ہیں اور کچھ ایسے مضامین ذکر کئے گئے ہیں جو حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے صحیفوں کے میں مذکور ہیں: (أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى * وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى)[3]. کیا اسے ان مضامین کی خبر نہیں جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں اور ابراہیم کے بھی، جنہوں نے احکام کی پوری بجاآوری کی ،اس سلسلے کا پہلا مضمون یہ ہے :(أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى)[4]. کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا یعنی ہر آدمی اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے کسی کا گناہ دوسرے کے سر نہیں ڈالا جائے گا اسی طرح کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ اپنے سر نہیں لے سکتا (وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى)[5]

---

(١) تفسير ابن كثير : (٧/٤٦٠) .

(٢) النجم : ٣٢ .

(٣) النجم : ٣٦ – ٣٧ .

(٤) النجم : ٣٨ .

(٥) النجم : ٣٩ .

اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی ہی کمائی ملے گی پس انسان کو انہیں اعمال کا بدلہ ملے گا جو اس نے خود کیا ہے یا کسی عمل کا سبب اور ذریعہ بنکر اپنا کردار ادا کیا ہے یا کوئی صدقۂ جاریہ کرکے چلا گیا ہے جس کا سلسلہ اس کے مرنے کے بعد قائم ودائم رہے اور اِس دنیا سے منتقل ہونے کے بعد بھی اس کا ثواب اس کو ملتا رہے یا نیک آل واولاد چھوڑ کر گیا ہے جو اس کیلئے دعا کرتے رہیں اور ایصال ثواب کرتے رہیں بہرحال انسان کے تمام اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کئے جائیں گے اور ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ اگلا مضمون اس کی وضاحت کررہا ہے (وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى * ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى)(۱). اور یہ کہ انسان کی سعی بہت جلد دیکھی جائے گی پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا یعنی آدمی کا ہر چھوٹا بڑا عمل پوری طرح محفوظ ہے، اور اللہ تعالی قیامت میں ہر آدمی کا اعمال نامہ اس کے سامنے پیش کردے گا(۲) اور اس کو کامل اور مکمل طریقے پر بدلہ عطا فرمادے گا(۳) جس کی ترتیب یہ ہوگی کہ آدمی کی ایک برائی ایک ہی شمار ہوگی اور اسی کے مطابق اللہ تعالی اس کو سزا دے گا یا پھر اپنے فضل وکرم سے اس کو مُعاف فرمادے گا جب کہ ایک نیکی کا اجر وثواب دس سے لیکر سات سوگنا

(۱) النجم : ٤١ .

(۲) تفسير القرطبي : ١٠٢/١٧ .

(۳) تفسير البغوي : ٣١٥/٤ .

تک عطا فرمائے گا بلکہ جس کو چاہے گا اپنے فضل وکرم سے مزید در مزید عطا فرمائے گا خود رب کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کا اعلان ہے (وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ)[1]. اور اللہ تعالی جس کے لیے چاہتا ہے (ثواب میں) کئی گنا اضافہ کردیتا ہے، اللہ بہت وسعت والا (اور) بڑے علم والا ہے۔ یا اللہ یا کریم ہمارے قلوب کو قرآن کریم کی محبت سے معمور فرما قرآن کریم کی تلاوت اس کے معانی میں غور وفکر اور اس کی ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرما اور ہم کو اپنی رحمت وعنایت سے نواز دے *

فَاللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، وَزِدْنَا سَعَادَةً فِي الدُّنْيَا، وَنَعِيمًا فِي الْآخِرَةِ، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) البقرة : ٢٦١ .

(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

نماز اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والو! رب ذوالجلال والاکرام نے سورۂ نجم کا اختتام سجدہ پر فرمایا اور اس کے آخر میں بندوں کو اپنی عبادت اور سجدہ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (**فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا**)[1]. پس اللہ ہی کیلئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو بلاشبہ اللہ کیلئے سجدہ بہت ہی عظیم اور پاکیزہ عمل ہے سجدے میں بندہ اللہ سے قریب تر ہوتا ہے سجدے میں دعائیں قبول ہوتی ہیں سجدے میں بندہ اپنے رب سے مناجات اور سرگوشی کرتا ہے اور اللہ سے روحانی تعلق قائم کرتا ہے پس باری تعالی اس کی پکار سن لیتا ہے اس کی دعاؤں کو قبول فرمالیتا ہے اور اس کی حاجت وضرورت کی تکمیل فرمادیتا ہے سجدہ نماز کا ایک عظیم الشان رکن ہے اور نماز اللہ اور اس کے

(١) النجم : ٦٢ .

بندوں کے درمیان تعلق کا مضبوط ذریعہ ہے نماز میں دل کا سکون اور روح کی معراج ہے نماز میں بندہ اپنے رب کے دربار میں عاجزی کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اس کی حمد و ثنا کرتا ہے تسبیح و تحمید کرتا ہے اپنے خالق کے سامنے خشوع و خضوع اختیار کرتا ہے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اپنے مالک کو چُپکے چُپکے پکارتا ہے اس پر باری تعالی اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے اس کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے اس کو دین و دنیا کی ترقی اور رفعت عطا فرماتا ہے اور اس کو جنت کے اعلی مقام میں ٹھکانے کی بشارت دیتا ہے نماز دین کا بنیادی رکن ہے جو شب معراج میں فرض کی گئ ہے واقعۂ معراج میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر اولاً دن و رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں اس پر نبیٔ رحمت ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا:« يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ، وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ، فَخَفِّفْ عَنَّا». اے میرے رب میری امت کے لوگوں کے بدن اور ان کے قلوب ضعیف ہیں نیز ان کی سماعتیں ان کی بصارتیں اور ان کے بدن کمزور ہیں لہذا ان پر تخفیف اور آسانی فرمادے تو رب ارحم الراحمین کی طرف سے ندا آئی:« يَا مُحَمَّدُ». آپ ﷺ نے عرض کیا:« لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ». اس کے بعد خدائے عزوجل نے ارشاد فرمایا:« إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا،

فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ، وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ»[۱]. در حقیقت میرا فیصلہ تبدیل نہیں کیا جاتا پس ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے لہذا اصل میں اور لوح محفوظ میں تو پچاس ہی نمازیں ہیں مگر آپ پر (اور آپ کی امت پر) پانچ نمازیں فرض ہیں یعنی رب ارحم الراحمین جل جلالہ نے نبیٔ رحمت ﷺ کی درخواست قبول فرماکر تخفیف فرمادی مگر پانچ نمازوں کی ادائیگی پر پچاس نمازوں کا ثواب دینے کا فیصلہ فرمادیا یقیناً اللہ تعالی کا بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے اس امت پر بہت آسانیاں فرمائیں نیز ہم کو انہیں کاموں کا مکلف بنایا جن کو انجام دینا ہمارے بس میں ہے اس نے اپنی عنایت و رحمت سے کسی بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ کی ذمہ داری نہیں دی بلکہ اپنے کرم سے ہمارے معمولی عمل کی بھی قدردانی فرمائی اس کو قبولیت بخشی اور اس پر کثیر اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا بلا شبہ بندوں پر اللہ کے انعامات و احسانات بے شمار ہیں اور ہم پر اس کی رحمتیں ہمارے تصور سے کہیں زیادہ ہیں آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہمیں سورہ نجم سمیت پورے قرآن کی عظمت و فضیلت کا شعور عطا فرما قرآن مجید کو ہمارے قلوب کی بہار دلوں کا نور اور آنکھوں کا سُرور بنا دے ہماری عبادت و تلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرمالے ٭

---

(۱) متفق عليه.

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعالَى:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)**[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا صَادِقًا، وَيَقِينًا دَائِمًا، وَرَحْمَةً نَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ. اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَاجْعَلْنَا لَكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَلِنِعَمِكَ مِنَ الْمُقَدِّرِينَ، وَبِفَضْلِكَ مِنَ الْمُقِرِّينَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الْفَائِزِينَ بِجَنَّاتِ النَّعِيمِ، يَا أَكْرَمَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخْ خَلِيفَةْ بن زَايِدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا. **اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

وقُوَّاتِ التَّحالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الحَقّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.